مطبوعات

صلاۃ الرسولؐ تالیف: حکیم نور احمد یزدانی۔ ناشر: اسلامی دار الاشاعت، گڑھی غوث، حافظ آباد۔ صفحات ۲۲۶۔ آرٹ کور۔ قیمت ۱۵/ روپے۔

یہ کتاب اس سوال کا جواب ہے کہ حضورؐ نماز کیسے ادا فرماتے تھے۔ البتہ یہ ایک اور صلوۃ الرسول کے جواب میں حنفی نقطہ نظر کو واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ بجائے خود اس میں کچھ حرج نہیں کہ اہل حدیث حضرات یا حنفی المسلک علماء اپنے اپنے فہم سنت کے مطابق مسائل کو واضح کریں۔ مگر فقہی اختلافات میں بہت زیادہ مجادلہ و مناقشہ کی ضرورت نہیں، اور نہ ایک دوسرے پر غالب آنے اور ایک دوسرے کی تردید کی کوشش کرنی چاہیے۔ فقہ شافعی ہو یا حنبلی یا مالکی یا حنفی، ہم سب کو برحق مانتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے مسلک کو واضح کرنے کا حق رکھتا ہے۔ بلکہ بہترین صورت یہ ہوگی کہ سنت کے فہم میں اختلاف کی وجہ سے جو مختلف فقہی مسلک بنے ہیں ان سب کو یکجا بیان کر دیا جائے اور کسی کی تغلیط و تردید کے پیچھے نہ پڑا جائے۔ کیونکہ جو اختلاف اُصولِ تفقہ سے شروع ہوتا ہے وہ فروع کی بحثوں سے حل نہیں ہو سکتا۔

حضورؐ کی مسنون تعبدی اعمال کی بنیادی صورتیں سب میں متفق علیہ ہیں۔ ان کو زیادہ نمایاں کرنا چاہیے۔ پھر وہ ہیں جن میں فہم اور تعبیر کا اختلاف ہے۔ مثلاً ابوبکرہ کی روایت (سنن الکبریٰ) کے آخر میں کلمہ "لاتعد" (زیر تبصرہ کتاب کا ص ۶۲) یا وائل بن حجر کی روایت کے الفاظ فقال آمین مدّ بہا صوتہٗ (کتاب کا ص ۸۸)

تاہم یہ امر باعث مسرت ہے کہ کتاب کی بحثیں علمی نوعیت کی ہیں اور بہت کم کہیں رنگِ تعارض کی جھلک ہے۔ عام طور پر شائستہ انداز میں کلام کیا گیا ہے۔ اس قسم کی کتابیں پڑھنے سے اوسط درجے

کے پڑھنے والوں کو اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے جو اصول وضع کیے، وہ اپنی جگہ محکم ہیں اور پھر حنفی مسلک کے ثقہ علماء نے آگے جو کام کیا وہ یونہی بے بنیاد نہیں ہے۔ یہی طرزِ فکر ہمارا دوسرے ائمہ کی بصیرت اور اُن کے متوسلین کی خدمات کے متعلق بھی ہے۔ فقہ کا پورا دفتر ہماری میراث ہے اور ہم جملہ اطراف سے طرح طرح سے استفادہ کرکے سنّتِ رسول کے قریب تر پہنچ سکتے ہیں۔

مکالماتِ نبویؐ تالیف: مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی (مرحوم)۔ ناشر: مکتبہ نذیریہ، لاہور۔ صفحات: ۳۱۶ پیپربیک کور۔ قیمت: ۱۸/- روپے

رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ طیبہ کو ہمارے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے اور آپ کے اقوال و افعال سنّت کی تعریف میں داخل ہیں۔ حضورؐ کی زندگی کے ایک اہم پہلو کو واضح کرنے کے لیے یہ ایک اچھوتا موضوع ہے۔ رسول خدا کو دعوت دینے کے مرحلے سے لے کر اسلامی ریاست کو چلانے کے مرحلے تک صدہا بار لوگوں سے مذاکرات و مکالمات کی ضرورت پیش آئی۔ کبھی معترضین و مخالفین کے جواب دیے اور کبھی محبّوں اور متبعین سے تبادلۂ خیال فرمایا۔ زیادہ تر صورتوں میں سوال وجواب کا پیرایہ ہے۔ انسانی کلام کی مختلف قسموں میں سے ایک مکالمہ ہے جو دو فریقوں میں ہوتا ہے اور حقیقتوں کی وضاحت کے لیے بہت اچھا پیرایہ ہے۔

جناب امام خاں نوشہروی نے حضورؐ کی زندگی (سنّت اور سوانح) کے ریکارڈ سے پچاس ایسے مکالمے برآمد کرکے مرتب کر دیے ہیں جن سے دین کی بہت سی حقیقتیں سمجھ میں آتی ہیں، نیز ان مکالموں کے بیان میں سیرتِ پاک کے بہت سے اوراق کی جھلک بھی ہے۔

سفرِ شوق از جناب فرید احمد پراچہ۔ ناشر: البدر پبلیکیشنز۔ ۲۳۔ راحت مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور۔ قیمت مجلد مع رنگین گرد پوش ۱۵/- روپے

یہ سفرنامۂ حج ہے۔ بہت سے لوگ ایمانی جذبات کے وفور کے زیرِ اثر سفرنامہ ہائے حج لکھتے ہیں

اس موضوع پہ لکھنے کی ایک مشکل یہ ہے کہ منزل بھی ایک ہے، جادۂ شوق بھی مختلف نہیں، اور پھر ایک ہی سفر کا احوال لکھنے والے بہت۔ مزید بندش یہ کہ عام ادیب کسی سفرنامے میں زمین و آسمان کے جو قلابے چاہے ملائے اور جنس اور رومان کی پھلجھڑیاں چھوڑنے کے علاوہ جس جھوٹ کو چاہے سچ بنا دے، اُس کے قلم کے لیے ساری وادیاں کُھلی ہیں، مگر سفرنامۂ حج لکھنے والے کو پاکیزہ جذبات کے ساتھ پاکیزہ الفاظ میں صرف حقیقت نگاری کرنی ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کی ذہنی کیفیات اپنی اپنی ہوتی ہیں اور اندازِ بیان بدلتا ہوا ہوتا ہے، نیز سفر میں اقدام قیام کے تفصیلی احوال مختلف پیش آتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے کامیاب ادیب ہیں جو سفرنامۂ حج لکھنے کی مخصوص پابندیوں کے ساتھ دلچسپ ادبی تحریریں پیش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے جواں سال فرید پراچہ کا قلم بہت گلفشاں ثابت ہوا ہے۔

خاص بات یہ کہ انہوں نے حضور کی رضاعی والدہ جناب حلیمہ سعدیہ کے مسکن کا کٹھن سفر طے کیا اور عین اُس مسجد میں نماز ادا کی جہاں کبھی اس بلند نصیب خاتون کا گھروندا تھا۔

بہتے لہو کی کہانی از ببرک لودھی۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف ریجنل اسٹڈیز پشاور۔ سفید کاغذ، خوبصورت طباعت اور رنگین گرد پوش سے مزین ٹائیٹل کے ساتھ قیمت: ۳۰/- روپے

ہم نے ایک بار اس کتاب کو یونہی اُٹھا کر ورق گردانی کی اور دو ایک "قصہ ہائے درد" پڑھے۔ تب میری پوری توجہ اس کی طرف پھر گئی۔ میں نے اولاً تو یہ محسوس کیا کہ بہترین ادبی نگارش کا نمونہ میرے سامنے ہے اور گویا تحریروں کی فضا افسانوی ہے مگر آگے چلا تو فضا تو افسانوی ہی رہی بہتے لہو کی کہانیاں حقیقت کا روپ دھارتی گئیں۔ بیشتر بیان کردہ احوال چشم دید ہیں یا تصدیق شدہ۔ گویا ادب کا ادب اور تاریخ کی تاریخ۔

یہ کتاب اُن لوگوں کو ضرور پڑھنی چاہیے جن کے یخ زدہ دل افغانستان کے دردناک احوال کی تیز گرم شعاعیں پڑنے کے باوجود نہیں پگھلتے۔ وہ بس ایک جرعۂ شراب اور ایک نگاہِ فسوں ساز کے لیے تڑپ سکتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں اور اُن کے گھروندوں کی تباہی پر جھرجھری نہیں لیتے۔